# دہشت گردی اسلام کی نظر میں


مصنف

ساجد علی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ یوپی



www.KitaboSunnat.com



ناشر

جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com



# دہشت گردی اسلام کی نظر میں

ازقلم: ساجد علی مصباحی۔استاذ جامعہ اشرفیہ،مبارک پور،ضلع اعظم گڑھ،یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلي ونسلم علی رسوله الكريم

ارباب علم ودانش کی نظر میں دورِ حاضر کا سب سے بڑا چیلنج "دہشت گردی" سے نبرد آزما ہونا اور اس کا قلعہ قمع کرنا ہے۔آج گاؤں کے سادہ لوح انسان ہوں یا شہروں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد، ریاست کے سنجیدہ اربابِ حل وعقد ہوں یا ملک کے امن پسند اصحابِ منصب واقتدار، سب "دہشت گردی" کو برا سمجھتے ہیں اور دہشت گردوں سے نفرت کرتے ہیں۔

عوام وخواص کا یہ عمل یقیناً لائق تحسین اور قابل صد مبارک باد ہے؛ کیوں کہ دہشت گردی سے جان ومال کی بربادی، عزت وآبرو کی نیلامی اور ہر طرف خوف وہراس کی حکم رانی ہوتی ہے جس سے ہر شخص بلاواسطہ یا بالواسطہ ضرور متاثر ہوتا ہے۔

لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ہمارے ملی رہنما اور سیاسی قائدین "دہشت گردی" جیسے بھیانک اور خطرناک جرم کی کوئی ایسی واضح تعریف نہیں کررہے ہیں جو ہر لحاظ سے جامع ومانع اور کامل ومکمل ہو، یہی وجہ ہے کہ کوئی خاص جماعت یا تنظیم ایک فرقے، ایک ریاست، بلکہ ایک ملک کی نظر میں "دہشت گرد" ہوتی ہے اور وہی جماعت یا تنظیم دوسرے فرقے، ریاست یا ملک کی نظر میں مجاہد وجاں باز کہلاتی ہے۔

اور اس سے بھی زیادہ افسوس کا مقام یہ ہے کہ ہمارے وطن عزیز کے بہت سے دانش وراور سیاسی گلیاروں کے رمز شناس آفتاف عالم تاب سے زیادہ روشن حقائق پر پردہ ڈالتے ہوئے "دہشت گردی" جیسے گھناؤنے اور قابل مذمت عمل کا رشتہ مذہبِ اسلام سے جوڑنے کی جد وجہد کرتے ہیں اور یہ ثابت کرنے کے لیے کہ "مسلمان دہشت گرد ہوتے ہیں" اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہتے ہیں اور اس سلسلے میں رہی سہی کسر قرطاس وقلم کے فرماں روا، میڈیا کے دور بیں حکمراں پوری کرتے نظر آتے ہیں۔

جب کہ سچائی یہ ہے کہ "دہشت گردی" اور "اسلام" دو متضاد چیزیں ہیں، جیسے رات اور دن ایک نہیں ہوسکتے، علم کا اجالا اور جہل کا اندھیرا یکجا نہیں ہوسکتا، بالکل اسی طرح "دہشت گردی" اور "اسلام" ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے، جہاں "دہشت گردی" کا دَور دَورہ ہوگا وہاں "اسلام" کی بہاریں نہیں ہوں گی اور جہاں "اسلام" کی تابانی ہوگی وہاں "دہشت گردی" کا اندھیرا نہیں ہوسکتا۔اسلام تو روزِ اول ہی سے ربِّ کریم کی زمین میں فساد پھیلانے والے دہشت گردوں اور مخلوقِ خدا پر ظلم وستم ڈھانے والے درندہ صفت انسانوں سے برسرِ پیکار ہے، جس وقت دنیا میں ظلم وبربریت کا بول بالا تھا اس وقت "اسلام" نے انسانوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت بندوبست کیا اور "دہشت گردی" کی تاریکیوں میں حیران وسرگرداں انسانیت کے لیے امن وسکون کا چراغ روشن کیا۔

اس ناقابلِ انکار حقیقت کو خوب واضح کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے "دہشت گردی" کا معنیٰ ومفہوم بیان کیا جائے، اس کی مناسب تعریف وتشریح کی جائے، پھر قرآن وحدیث کی روشنی میں مذہبِ اسلام اور اسلامی تعلیمات کا ذکرِ جمیل ہو، تو یہ حقیقت خود بخود روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی چلی جائے گی کہ "دہشت گردی" اور "اسلام" دو متضاد چیزیں ہیں، اور وہ دونوں کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی ہیں۔

## دہشت گردی کسے کہتے ہیں؟

عالمی طور پر "دہشت گردی" کی کوئی متفقہ تعریف نہیں ہے۔ہاں! بہت سے اہل علم نے اپنے اپنے انداز میں، یا بعض اربابِ سیاست وبصیرت نے باہم مل بیٹھ کر اجتماعی طور پر کچھ تعریفیں کی ہیں جو درج ذیل ہیں:

- دہشت گردی کا مترادف انگریزی لفظ ٹیرورِزم [TERRORISM] ہے جو فرانسیسی زبان کے لفظ ٹیرر [TERROR] سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لیا گیا ہے جس کا معنی ہے: اسلحہ سے سیاسی قتل۔ اور فرانسیسی زبان میں اس لفظ کا معنیٰ: ڈر اور وحشت بھی کیا جاتا ہے۔ ٹیرر [TERROR] اگرچہ فرانسیسی زبان کا لفظ ہے، لیکن انگریزی زبان میں اس کا استعمال عام ہے۔

● دہشت گردی کا اصطلاحی معنی انتہائی پیچیدہ اور مختلف فیہ ہے، یہاں تک کہ دہشت گردی [TERRORISM] کے مشہور محقق ایلیکس اشمڈ [ALEX SCHMID] نے "دہشت گردی" کی ایک سو نو تعریفات بیان کی ہیں۔

● ٹیڈ رابرٹ گور [TED ROBERT GURR] کے نظریہ کے مطابق "دہشت گردی" سے متعلق کی گئی تحقیقات، اس سے متعلق پیدا ہونے والے سارے سوالات کے جوابات دینے سے قاصر ہیں۔ وہ ٹیرورزم [TERRORISM] کا اصطلاحی معنیٰ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: ٹیرورزم (دہشت گردی) کے مختلف اصطلاحی معانی بیان کیے گئے ہیں اور ان سب میں قدرِ مشترک ایسے غیر انسانی، قابل مذمت اقدامات ہیں جن سے اوروں کے بنیادی حقوق ضائع ہوں۔[۱]

● "دہشت گردی" یا "دہشت گرد" جیسے الفاظ پہلی مرتبہ مارچ ۱۷۷۳ء سے جولائی ۱۷۹۴ء تک فرانسیسی حکومت کے برپا کیے ہوئے عہدِ دہشت کے لیے استعمال کیے گئے۔ حکومت مخالف سرگرمیوں کے اظہار کے لیے "دہشت گرد" کا لفظ ۱۸۶۶ء میں آئرلینڈ اور ۱۸۸۳ء میں روس کے حوالے سے تحریری شکل میں آیا۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۴۰ء کی دہائیوں میں زیرزمین کام کرنے والے یہودیوں کو "دہشت گرد" کہا جاتا تھا۔

اب بے گناہ شہریوں کے خلاف طاقت کے ایسے استعمال یا استعمال کی دھمکی کو "دہشت گردی" سے تعبیر کیا جاتا ہے جو کسی سیاسی یا معاشرتی تبدیلی لانے کی غرض سے ہو۔ یوں ہی کسی حکومت کو دھمکانے، خوف زدہ کرنے اور اپنے سیاسی اور معاشرتی مقاصد کو آگے بڑھانے کے لیے اس حکومت کی شہری آبادی یا اس کے کسی حصے میں رہنے والے لوگوں کی جان و مال کے خلاف طاقت کا غیر قانونی استعمال بھی "دہشت گردی" ہے۔[۲]

● بعض اہل فکر و نظر نے "دہشت گردی" کے حوالے سے اس طرح لکھا ہے: کسی کی جان و مال، عزت و آبرو، فکر و خیال، مذہبی و قومی اور لسانی و تہذیبی جذبات و احساسات کو پامال و مجروح کرنا "دہشت گردی" ہے۔[۳]

● رابطۂ عالم اسلامی کے سولھویں سیشن میں شریک اربابِ علم و دانش نے "دہشت گردی" کی جو تعریف تجویز کی وہ اس طرح ہے:

"الإرْهَابُ: هُوَالْعُدْوَانُ الَّذِيْ يُمَارِسُهُ أَفْرَادٌ أَوْ جَمَاعَاتٌ أَوْدُوَلٌ بَغْياً عَلَى الْإِنْسَانِ دِيْنِهِ وَدَمِهِ ، عَقْلِهِ وَمَالِهِ ، وَعِرْضِهِ.وَ يَشْمُلُ صُنُوْفَ التَّخْوِيْفِ وَالْأَذىٰ وَالتَّهْدِيْدِ وَالْقَتْلِ بِغَيْرِحَقٍّ ، وَمَا يَتَّصِلُ بِصُوَرِ الْحِرَابَةِ وَإِخَافَةِ السَّبِيْلِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ ، وَكُلَّ فِعْلٍ مِّنْ أَفْعَالِ الْعُنْفِ أَوِ التَّهْدِيْدِ يَقَعُ تَنْفِيْذًا لِمَشْرُوْعٍ إِجْرَامِيٍّ فَرْدِيٍّ أَوْ جَمَاعِيٍّ، وَ يَهْدِفُ إِلَى إِلْقَاءِ الرُّعْبِ بَيْنَ النَّاسِ أَوْ تَرْوِيْعِهِمْ بِإِيْذَائِهِمْ ، أَوْ تَعْرِيْضِ حَيَاتِهِمْ أَوْ حُرِّيَّتِهِمْ أَوْ أَمْنِهِمْ أَوْ أَحْوَالِهِمْ لِلْخَطَرِ، وَمِنْ صُنُوْفِهِ إِلْحَاقُ الضَّرَرِ بِالْبِيْئَةِ أَوْ بِأَحَدِ الْمَرَافِقِ أَوِالْأَمْلَاكِ الْعَامَّةِ أَوِ الْخَاصَّةِ ، أَوْ تَعْرِيْضُ أَحَدِ الْمَوَارِدِ الْوَطَنِيَّةِ أَوِالطَّبِيْعِيَّةِ لِلْخَطَرِ".[٤]

دہشت گردی ایسے ظلم و زیادتی کو کہتے ہیں جس کا ارتکاب کوئی فرد، جماعت یا حکومت کسی انسان کے دین و مذہب، جان و مال، عقل و خرد یا اس کی عزت و آبرو پر دست درازی کرتے ہوئے کرے۔ اس کے علاوہ یہ ڈرانے، دھمکانے، اذیت رسانی اور ناحق قتل کی ساری صورتوں کو بھی شامل ہے۔ یوں ہی چھینا جھپٹی، ڈاکہ زنی اور فتنہ انگیزی بھی دہشت گردی کے زمرے میں آتی ہے۔ اسی طرح تمام پرتشدد کاروائیاں اور دھمکی کی ساری صورتیں جن کا مقصد لوگوں کو ہراساں کرنا، انھیں اذیت پہنچانا، زندگی یا آزادی کی راہوں میں رکاوٹ ڈالنا یا ان کے امن و سکون کو غارت کرنا ہو، یہ سب انفرادی یا اجتماعی مجرمانہ سرگرمیوں کی قبیل سے شمار کی جاتی ہیں۔ اور ماحول پراگندہ کرنا، عوام و خواص کی املاک یا عوامی ضرورت کی چیزوں کو تباہ و برباد کرنا یا ملکی یا فطری ذخائر میں خرد برد کرنا بھی انھیں قسموں میں شامل ہے۔

---

[۱] شیعوں کے خلاف دہشت گردی کے حقائق، ایم، اے، حیدر، ملخصا-almisbah14.com-

[۲] دہشت گردی اور عالم اسلام، از علامہ کوکب نورانی، پاکستان، محدث میگزین، اکتوبر ۲۰۰۲ء۔

[۳] نقوش فکر ص ۲۰۷، علامہ یٰسین اختر مصباحی، اسلامک پبلشر، دہلی۔

[٤] البيان الختامي الصادر عن المؤتمر العالم الإسلامي ،الإسلام ومحاربة الإرهاب ، ص ٤ ، مكة الكرمة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## دہشت گردی کے اقسام:

دہشت گردی کی واقعیت اور دہشت گرد طاقتوں کی شناخت کے لیے ضروری ہے کہ دہشت گردی کی مختلف قسمیں بھی بیان کردی جائیں، تاکہ واضح ہوجائے کہ دنیا میں کون کون لوگ کس کس طرح کی دہشت گردی میں مبتلا ہیں۔ سیاسی فکر ونظر رکھنے والے ماہرین "دہشت گردی" کی درج ذیل اقسام پر تقریبا متفق ہیں:

### [۱] حکومتی دہشت گردی:

اس قسم کی دہشت گردی میں حکومتیں یا حکومتی ادارے خاص مقاصد کے حصول کے لیے شہریوں کے خلاف دہشت گردی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس کی مثال میں صدام حکومت کا اپنے ملک کے باشندوں خصوصا کردوں کے خلاف قتل وغارت کے سلسلے، یا برما کی حکومت کا اپنے ملک کے مظلوم مسلمانوں کے خلاف ظلم وبربریت کے واقعات پیش کیے جاسکتے ہیں۔

### [۲] بین الاقوامی دہشت گردی:

اس قسم کی دہشت گردی میں دہشت گرد بعض ملکوں کی حمایت سے دہشت گردی کے اقدامات کرتے ہیں۔ جیسے شام میں گزشتہ چند سالوں سے دہشت گرد مغربی اور بعض عرب ممالک کی مدد سے دہشت گردی میں مصروف ہیں، اور اسرائیل امریکہ کی سربراہی میں مظلوم فلسطینی عوام پر مظالم ڈھا رہے ہیں۔ یہ سب "بین الاقوامی دہشت گردی" کی مثالیں ہیں۔

### [۳] مقامی دہشت گردی:

اس قسم کی دہشت گردی میں دہشت گرد اپنے ملک میں حکومت اور عوام کے خلاف دہشت گردی کرتے ہیں۔ اس کی بہترین مثال پاکستان میں شیعوں کے خلاف دہشت گردوں کی جانب سے کیے جانے والے قتل وغارت گری کے واقعات ہیں۔

### [۴] بین الاقوامی یک جہتی دہشت گردی:

اس قسم کی دہشت گردی میں مختلف اقوام کے دہشت گرد، دوسرے ممالک میں دہشت گردی کرتے ہیں۔ جیسے القاعدہ کا مختلف ممالک کے دہشت گردوں کے ذریعہ عراق اور دیگر ممالک میں دہشت گردی کے واقعات انجام دینا۔[۱]

### [۵] مذہبی دہشت گردی:

اس میں کسی بھی مذہب کے "دہشت گرد" دوسرے مذہب کے لوگوں کو زبردستی اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور اس سلسلے میں طرح طرح کا جبر وتشدد روا رکھتے ہیں، دھمکیاں دیتے ہیں، مارتے پیٹتے ہیں، اور بسا اوقات قتل وخوں ریزی سے بھی کام لیتے ہیں۔ ابھی چند دنوں پہلے بعض شدت پسندوں کی طرف سے "گھر واپسی" کا پروگرام منعقد کرنا اور مسلمانوں کو زبردستی اپنا ہم مذہب بنانا اسی مذہبی دہشت گردی کی ایک واضح مثال ہے۔

## دہشت گردی کے کام اور طریقۂ کار:

اربابِ علم ودانش کے مذکورہ بالا اقوال واقتباسات اور پرنٹ میڈیا یا الیکٹرانٹ میڈیا کے اخبار ونشریات سے بخوبی عیاں ہے کہ اپنے چھوٹے یا بڑے مقاصد وعزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے عام شہری بھی دہشت گرد ہوسکتے ہیں اور وردی پوش ملازمین بھی، یوں ہی کوئی جماعت وتنظیم دہشت گردی پر آمادہ ہوسکتی ہے اور کوئی ریاست وحکومت بھی، ایک ملک تنہا اس کارِ بد میں مبتلا ہوسکتا ہے اور بہت سارے ممالک مل کر بھی اسے بڑھاوا دے سکتے ہیں، مگر اتنی بات تو مسلم ہے کہ دہشت گرد کوئی بھی ہو، اس کے کام کچھ اسی قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ کسی پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنا۔

۲۔ کسی کو جسمانی یا روحانی اذیت دینا۔

۳۔ کسی کو ڈرانا دھمکانا اور تنگ کرنا۔

---

[۱] شیعوں کے خلاف دہشت گردی کے حقائق، ایم، اے، حیدر، ملخصا۔ almisbah14.com-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۔کسی شخص کی زمین وجائداد ہڑپ لینا یا اس کا مال لوٹ لینا۔

۵۔عام لوگوں میں طرح طرح سے خوف وہراس پیدا کرنا۔

۶۔کسی کی عزت وآبرو پامال کرنا۔

۷۔کسی کو ناحق قتل کرنا۔

۸۔قدرتی اشیا کو تباہ وبرباد کرنا۔

۹۔ملک کی املاک کو نقصان پہنچانا۔

۱۰۔ظلم وستم کرنے والوں یا بلفظِ دیگر دہشت گردوں کی مدد کرنا۔

۱۱۔طاقت وقدرت ہونے کے باوجود ظالم کو ظلم سے یا دہشت گردوں کو دہشت گردی سے نہ روکنا۔

ان کاموں کی انجام دہی کے لیے دہشت گرد کبھی حکومت کی طرف سے چلنے والی بسوں یا ٹرینوں میں لوٹ مار، توڑ پھوڑ اور آتش زنی وغیرہ کرتے ہیں، یا ہوائی جہاز کے عملہ کو ہراساں کر کے اس پر قبضہ کر لیتے ہیں اور اس میں سوار مسافرین، ان کے اہلِ خانہ اور حکومت کو حیران وپریشان کر دیتے ہیں، کبھی شاہ راہوں پر اپنے ہتھیاروں کی نمائش کرتے ہوئے عام شہریوں کو بے چین وبے قرار کر دیتے ہیں، یوں ہی کبھی بمباری کے ذریعہ بے قصور انسانوں کے گھروں کو تباہ وبرباد کرتے ہیں اور کبھی عبادت گاہوں، شفا خانوں اور تعلیمی مراکز کو اپنا نشانہ بناتے ہیں، بلکہ بسا اوقات خودکش حملوں کے ذریعہ دوسرے لوگوں کے ساتھ خود کو بھی ہلاک کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ آپ ہر روز میڈیا کے اخبار ونشریات میں دیکھتے، پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں۔

## مذہب اسلام اور اسلامی تعلیمات:

مذکورہ بالا واقعات وحقائق کو ذہن میں رکھتے ہوئے "مذہب اسلام" اور "اسلامی تعلیمات" کا جائزہ لیں تو بخوبی سمجھ میں آجائے گا کہ "دہشت گردی" اور "اسلام" دو متضاد چیزیں ہیں جو کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتی ہیں اور یہ حقیقت بھی آفتابِ نیم روز کی طرح روشن ہوجائے گی کہ "مذہب اسلام" امن وسلامتی اور محبت ورواداری کا مذہب ہے، یہ صبر وتحمل، اعتدال وتوازن اور مسلم وغیر مسلم سب کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کا درس دیتا ہے۔ یہی وہ منفرد اور بے مثال مذہب ہے جس نے اپنے ماننے والوں، بلکہ روے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو دہشت گردانہ سرگرمیوں سے باز رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور دہشت گردوں کے لیے دنیا میں طرح طرح کی سزائیں مقرر کی ہیں اور آخرت میں قسم قسم کے عذاب کی وعیدیں بھی سنائی ہیں۔ اثباتِ مدعا کے لیے ہم اختصار کے ساتھ چند امور ذکر کرتے ہیں:

## مذہبِ اسلام کیا ہے؟

لفظِ اسلام "السَّلَمْ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنیٰ ہیں: امن وسلامتی اور خیر وعافیت۔ گویا "اسلام" اپنے لغوی معنیٰ کے اعتبار سے سراپا خیر وعافیت ہے اور امن وسلامتی کا معنیٰ ومفہوم لفظِ "اسلام" کے اندر موجود ہے۔

- مذہبِ اسلام، دینِ امن وسلامتی ہے، اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ خالق کائنات جل شانہ نے اسے پسند فرمایا ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ہے: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلٰمَ دِيْنًا۔[۱] آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔[۲]
- قرآن کریم میں دوسری جگہ ہے: اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلٰمُ ۔[۳] بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔[۴]

---

[۱] پارہ:۶، المائدہ:۵، آیت:۳۔

[۲] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی۔

[۳] پارہ:۳، آل عمران:۳، آیت:۱۹۔

[۴] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



● قرآن کریم میں ایک مقام پر ہے: هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا ۔[١] اللہ نے تمھارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں ۔[٢]

ان آیات مبارکہ سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ لفظِ "اسلام" اور لفظِ "مسلمان" دونوں اللہ جل شانہ کے منتخب کردہ نام ہیں اور ربِّ کریم نے مسلمانوں کے لیے مذہب اسلام کو پسند فرمایا ہے اور یہی مذہب اس کا پسندیدہ دین ہے؛ لہٰذا اسی کے احکام پر عمل کرنے میں سارے جہاں کے لیے امن وسکون اور خیر وعافیت ہے۔

## مسلمان کسے کہتے ہیں:

آج بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان "دہشت گرد" ہوتے ہیں اور اسلام "دہشت گردی" کی تعلیم دیتا ہے۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے؛ اس لیے کہ ہادی اسلام، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان، بلکہ روے زمین کے تمام لوگ محفوظ و مامون ہوں۔

● حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ".[٣] مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

● حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار علیہ الصلاہ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ".[٤] مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام لوگ محفوظ و مامون ہوں اور مومن وہ ہے جس کے پاس لوگ اپنی جان اور مال محفوظ سمجھیں۔

## ہتھیار اور اسلحہ کی نمائش کرنا:

موجودہ حالات میں دہشت گرد اپنی شان وشوکت اور طاقت وقوت کا مظاہرہ کرنے کے لیے شاہ راہوں پر اپنے ہتھیار اور جدید اسلحے لہراتے ہیں، ہوائی فائرنگ کرتے ہیں، کمزور لوگ سامنے آجائیں تو انھیں مارنے پیٹنے سے بھی باز نہیں آتے، اس سے ان کا مقصد لوگوں کے دلوں میں خوف وہراس پیدا کرنا اور انھیں اپنی داداگیری اور زورآوری سے مرعوب کرنا ہوتا ہے، اس طرزِ عمل سے بسا اوقات فساد بھی بھڑک اٹھتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے قتل وخوں ریزی کا بازار گرم ہوجاتا ہے۔

اب اسے سامنے رکھتے ہوئے اسلامی تعلیم پر غور کریں کہ وہ اپنے ماننے والوں کو کس قدر فتنہ وفساد سے محفوظ ومامون رہنے کا درس دیتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے والے کو ملعون ومردود قرار دیتا ہے اور عام حالات میں اسلحہ کی نمائش سے منع بھی کرتا ہے۔

● حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ".[٥]

جو شخص اپنے بھائی کی طرف کسی ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اشارہ کرنے سے باز نہیں آجاتا، خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

● ان ہی سے دوسری حدیث اس طرح مروی ہے: "لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلاَحِ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِيْ أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهِ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ".[٦] تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے؛ کیوں کہ تم

---

[١] پارہ:١٧، الحج:٢٢، آیت:٧٨۔

[٢] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔

[٣] صحيح البخاري ، كتاب الإيمان ، حديث نمبر ١٠ ، المكتبة الشاملة.

[٤] سنن النسائی ، صفة المؤمن ، حديث نمبر ٤٩٠٩ ، المكتبة الشاملة.

[٥] الصحيح لمسلم ، باب النهى عن الاشارة بالسلاح ، رقم الحديث: ٦٨٣٢ ، المكتبة الشاملة.

[٦] الصحيح لمسلم ، باب النهي عن الإشارة بالسلاح ، رقم الحديث: ٦٨٣٤ ، المكتبة الشاملة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں کوئی نہیں جانتا کہ شیطان کب اس کا ہاتھ ڈگمگا دے اور وہ قتل ناحق کے نتیجہ میں جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔[اس حدیث میں صاف صاف ہتھیار کے ذریعہ اشارہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس کی حکمت بھی بیان کردی گئی ہے۔]

● حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: " نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولاً ".[١] اللہ کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے دینے سے منع فرمایا۔[اس حدیث پاک میں ہتھیار کی نمائش سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔]

## مسلم یا غیر مسلم کسی کو بھی اذیت دینا:

دہشت گردوں کا ایک کام بے قصور لوگوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنا اور انھیں جسمانی یا روحانی اذیت پہنچانا بھی ہوتا ہے، جیسا کہ آپ میڈیا کے ذریعہ سنتے ، دیکھتے اور پڑھتے رہتے ہیں کہ فلاں شخص کا اغوا کرلیا گیا اور اس کے اہل خانہ سے اتنی رقم کا مطالبہ کیا گیا ہے۔اس قسم کے واقعات میں دہشت گرد مطلوبہ رقم نہ دینے کی صورت میں طرح طرح کی دھمکی بھی دیتے ہیں جس سے پورا خاندان اور اس کے عزیز واقارب سب ہی حیران و پریشان ہوجاتے ہیں۔مگر قربان جائیے مذہب اسلام پر کہ وہ اس طرح کے تمام کاموں سے یک لخت منع کرتا ہے چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہوں۔

● قرآن پاک میں ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ [٢] بے شک جنھوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو، پھر توبہ نہ کی، ان کے لیے جہنّم کا عذاب ہے اور ان کے لیے آگ کا عذاب۔[٣]

● حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا ".[٤] بیشک اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو اذیت و تکلیف دیتے ہیں۔[یہ حدیث حضرت ہشام بن حکیم سے مروی ہے]

● کتب فقہ میں ہے کہ غیر مسلم (ذمی) شہری کو اذیت سے محفوظ رکھنا واجب ہے اور حد تو یہ ہے کہ اس کی غیبت کرنا بھی اسی طرح ناجائز وحرام ہے جس طرح ایک مسلمان کی غیبت کرنا ناجائز وحرام ہے۔چنانچہ "مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر" میں ہے:

وَيَجِبُ كَفُّ الْأَذَى عَنْهُ وَتَحْرُمُ غِيبَتُهُ كَالْمُسْلِمِ كَمَا فِي الْبَحْرِ.[٥] غیر مسلم ذمی کو اذیت سے محفوظ رکھنا واجب ہے اور اس کی غیبت کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے۔

## قتل وخوں ریزی کرنا:

دہشت گردوں کی نظر میں انسانی جان کی کوئی وقعت نہیں، وہ جب چاہتے ہیں قتل وخوں ریزی شروع کر دیتے ہیں، اور بہت سے بے قصور لوگوں کی حیات مستعار کا چراغ گل کر کے مسرت وشادمانی کا اظہار کرتے ہیں۔اس کے برخلاف اسلامی احکام پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اسلام کسی کو بھی ناحق قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے، بلکہ صاف اور واضح انداز میں اس سے منع کرتا ہے۔

● قرآن حکیم میں رب کریم کا ارشاد ہے: وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ [٦] اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو۔[٧]

---

[١] سنن الترمذي ، باب ماجاء في النهي عن تعاطي السيف مسلولا ، رقم الحديث: ٢٣١٦، المكتبة الشاملة.

[٢] پارہ:۳۰،البروج:۸۵،آیت:۱۰۔

[٣] کنز الایمان فی ترجمة القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔

[٤] الصحيح لمسلم ، باب الوعيد الشديد لمن عذب الناس بغير حق ،رقم الحديث: ٦٨٢٤،المكتبة الشاملة.

[٥] مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، فصل فی بیان مابقی من احكام المستأمن ، المكتبة الشاملة.

[٦] پارہ: ۱۵، بنی اسرائیل:۱۷، آیت: ۳۳۔

[٧] کنز الایمان فی ترجمة القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مذہب اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت اور اس کی عزت وحرمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے بغیر کسی شرعی جواز کے ایک فرد کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا اور ایک فرد کو ہلاکت سے بچا لینے کو پوری انسانیت کا بچانا قرار دیا۔

● قرآن مجید میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَمَنۡ اَحۡيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡيَا النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ ۔[۱]

جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلا لیا (قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ اسبابِ ہلاکت سے بچا لیا) اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا۔[۲]

● حدیث پاک میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی انسان کے ناحق قتل کو پوری دنیا کے مٹ جانے سے بڑا حادثہ قرار دیا۔ چنانچہ حضرات براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" لَزَوَالُ الدُّنْيَا جَمِيعًا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ دَمٍ يُسْفَكُ بِغَيْرِ حَقٍّ".[۳] اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا اس خوں ریزی سے بہتر ہے جو ناحق ہو۔

● قتل وخوں ریزی اسلام کی نظر میں اتنا بڑا جرم ہے کہ بروز قیامت ایسے مجرموں کو سب سے پہلے بے نقاب کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ الدِّمَاءِ".[٤] قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خوں ریزی کا فیصلہ سنایا جائے گا۔

● مذہب اسلام کی امن پسندی کا حال تو یہ ہے کہ وہ صرف اپنوں کے ساتھ عدل وانصاف کی بات نہیں کرتا، بلکہ دشمنوں کے ساتھ بھی عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۖ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۚ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾ [۵]

اے ایمان والو! اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے، اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو، وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ کو تمھارے کاموں کی خبر ہے۔[٦]

### دوسروں کے گھروں میں گھسنا اور لوٹ مار کرنا:

دور حاضر میں مختلف قسم کے دہشت گرد مختلف انداز میں بھولے بھالے انسانوں کو حیران و پریشان کرتے رہتے ہیں، اس سلسلے میں عام شہریوں کے ساتھ ساتھ بعض وردی پوش ملازمین بھی شریک کار ہوتے ہیں، کبھی کسی ملزم کی تلاش کے نام پر، اور کبھی خود ساختہ فتنہ وفساد کی تحقیقات کے بہانے بے قصور لوگوں کے گھروں میں بلا اجازت گھس جاتے ہیں اور منع کرنے کی صورت میں زد وکوب کرتے ہیں، اہل خانہ کی عزت وآبرو پامال کرتے ہیں اور بسا اوقات قتل وخوں ریزی بھی شروع کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف مذہب اسلام کی تعلیمات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ اس میں لوٹ مار کرنا یا دوسروں کی عزت وآبرو پر دست درازی کرنا تو کجا، کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا بھی منع ہے۔

● قرآن کریم میں ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ بُيُوۡتِكُمۡ حَتّٰى تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَهۡلِهَا ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۷﴾ [۷]

---

[۱] پارہ: ٦، المائدہ: ٥، آیت: ٣٢۔

[۲] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔

[۳] شعب الایمان، تحریم النفوس والجنایات علیها، رقم الحدیث ٤٩٦٠، المكتبة الشاملة.

[٤] الصحیح لمسلم، باب المجازاۃ بالدماء فی الآخرۃ، رقم الحدیث ٤٤٧٥، المكتبة الشاملة.

[٥] پارہ: ٦، المائدہ: ٥، آیت: ٨۔

[٦] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔

[٧] پارہ: ١٨، النور: ٢٤، آیت: ٢٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔[۱]

● حدیث شریف میں ہے: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ خیبر کے مقام پر اترے، آپ کے ساتھ بہت سے صحابۂ کرام تھے۔ خیبر کا سردار مغرور اور سرکش تھا، وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور بولا: يَا مُحَمَّدُ! أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا وَتَأْكُلُوا ثَمَرَنَا وَتَضْرِبُوا نِسَاءَنَا؟ اے محمد! کیا آپ کے لیے مناسب ہے کہ آپ ہمارے گدھے ذبح کریں، ہمارے پھل کھائیں اور ہمارے عورتوں کو ماریں پیٹیں؟

یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ اور اعلان کر دو کہ جنت حلال نہیں ہے مگر ایمان والوں کے لیے، اور نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔

راوی کا بیان ہے کہ لوگ جمع ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے انھیں نماز پڑھائی، پھر کھڑے ہوئے اور وعظ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
وَأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ بِإِذْنٍ وَلاَ ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلاَ أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِى عَلَيْهِمْ.

اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے جائز نہیں رکھا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہو، اور نہ ہی تمھاری لیے ان کی عورتوں کو مارنا اور ان کے پھل کھانا ہی حلال فرمایا جب کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔[۲]

● جس طرح آج کل دہشت گرد مال و دولت جمع کرنے کے لیے لوٹ مار کرتے رہتے ہیں، اسی طرح دورِ جاہلیت میں بھی بعض قبائل تجارتی قافلے لوٹ لیا کرتے تھے، اسلام نے اس ظلم و زیادتی اور دہشت گردی کو سختی سے روکا اور اپنے دامن سے وابستہ افراد کو اس برے عمل کے وبال سے آگاہ کیا۔ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں حضور ﷺ کے ساتھ شرکت کی سعادت نصیب ہوئی، بعض لوگوں نے دوسروں کے راستے کو تنگ کیا اور راہ چلتے مسافروں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ نے ایک صحابی کو بھیج کر اعلان کروایا:

إِنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلاً أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلاَ جِهَادَ لَهُ.[۳] جو دوسرے کے گھر میں گھس کر تنگ کرے یا راستہ میں لوٹ مار کرے اس کے جہاد کا کوئی ثواب نہیں ہے۔

## دشمن یا حکومت کی املاک تباہ و برباد کرنا:

موجودہ زمانہ میں "مقامی دہشت گرد" اپنے دشمنوں کی زمین، جائداد، کھیتی، مویشی اور دیگر املاک تباہ و برباد کر کے اپنی بات منوانا چاہتے ہیں، یوں ہی حکومت کے نظام کو خراب یا اس کی املاک کو تباہ کر کے اپنی انا کو تسکین دیتے ہیں۔ مثلاً بسوں اور ٹرینوں میں لوٹ مار کرتے ہیں، اسکولوں اور اسپتالوں پر بم باری کرتے ہیں یا سرکاری املاک میں آگ لگا دیتے ہیں۔ اس کے برخلاف مذہب اسلام اپنے ماننے والوں کو جنگ وجدال کی صورت میں بھی اس طرح کے ناپسندیدہ کام کی اجازت نہیں دیتا، بلکہ اس سے منع کرتا ہے، تو پر امن حالات میں کیوں کر اس کی اجازت دے سکتا ہے اور کوئی مسلمان کیسے دہشت گرد ہو سکتا ہے۔

● امام ابن ابی شیبہ اپنی "مصنَّف" میں حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت اس طرح نقل کرتے ہیں:
"لاَ يُقْتَلُ فِي الْحَرْبِ الصَّبِيُّ ، وَلاَ الْمَرْأَةُ ، وَلاَ الشَّيْخُ الْفَانِي، وَلاَ يُحْرَقُ الطَّعَامُ ، وَلاَ النَّخْلُ ، وَلاَ تُخَرَّبُ الْبُيُوتُ، وَلاَ يُقْطَعُ الشَّجَرُ الْمُثْمِرُ.[۴] جنگ میں کسی بچے، عورت یا شیخ فانی کو قتل نہ کیا جائے، نہ ہی کھانے اور کھجور کے درختوں کو

[۱] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔
[۲] سنن ابی داود ، باب فی تعشیر اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارات، رقم الحديث :۳۰۵۲، المكتبة الشاملة.
[۳] سنن أبي داود ، باب ما يومر من انضمام العسكر وسعته،رقم الحديث :۲۶۳۱، المكتبة الشاملة.
[۴] مصنف ابن أبي شيبة، باب من يُنهى عن قتلِهِ في دارِ الحرب، رقم الحديث: ۳۳۷۹۴، المكتبة الشاملة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جلایا جائے، نہ ہی گھر ویران کیے جائیں اور نہ ہی پھل دار درخت کاٹے جائیں۔

● ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کی طرف لشکر روانہ کیا تو رخصت کرنے کے لیے تقریباً دو میل اس کے ساتھ چلے اور الوداع کہنے سے پہلے اہل لشکر کو مخاطب کرکے فرمایا:

"أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ لَا تَعْصُوْا، وَلَا تَغِلُّوْا، وَلَا تَجْبُنُوْا، وَلَا تُغْرِقُوْا نَخْلًا، وَلَا تُحْرِقُوْا زَرْعًا، وَلَا تَحْبِسُوْا بَهِيْمَةً ، وَلَا تَقْطَعُوْا شَجَرَةً مُثْمِرَةً ، وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخاً كَبِيْراً، وَلَا صَبِيّاً صَغِيْراً ".[١]

میں تمھیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ نافرمانی نہ کرنا، خیانت نہ کرنا، کبھی بزدلی نہ دکھانا، کھجور کے درختوں کو تباہ نہ کرنا، کھیتیاں نہ جلانا، چوپایوں کو قید کرکے نہ رکھنا، کوئی پھل دار درخت نہ کاٹنا، کسی بڑے بوڑھے کو قتل نہ کرنا اور نہ ہی کسی نابالغ بچے کو قتل کرنا۔

## آتش زنی و بم باری کرنا:

دور جاہلیت میں قتل وخوں ریزی عام تھی، لڑائی کے درمیان یا اس کے بعد اپنے دشمنوں کے ساتھ اس قدر وحشیانہ سلوک کرتے تھے کہ انھیں زندہ جلا دیا کرتے تھے، جیسے آج دہشت گرد جہاں چاہتے ہیں آتش زنی یا بم باری کرکے بہت سے بے قصور لوگوں کو زندہ جلا دیا کرتے ہیں، اسلام نے اس قسم کی وحشیانہ حرکت سے منع کیا اور جنگ کی صورت میں بھی کسی کو جلا کر مارنے کی اجازت نہیں دی۔

● حدیث پاک میں ہے کہ حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام نے دشمن کو بھی جلانے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"وَلَا تُحْرِقُوهُ فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلاَّ رَبُّ النَّارِ".[٢] اور اسے نہ جلانا؛ کیوں کہ آگ کے ذریعہ عذاب دینا روا نہیں سوائے آگ کے رب کے۔

● انسان تو انسان ہیں، مذہب اسلام نے چیونٹی جیسی چھوٹی مخلوق کو بھی آگ میں جلانے سے منع کیا۔ حدیث پاک میں ہے کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے جلایا گیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ".[٣] آگ کے ساتھ عذاب دینا آگ کے رب کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔

## عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کی رعایت:

آج دہشت گرد جہاں بھی حملہ آور ہوتے ہیں قتل وخوں ریزی شروع کر دیتے ہیں، ان کا نشانہ بچے بھی ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی، مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی، طاقت ور بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی، گویا وہ اپنی خواہش نفسانی کی تکمیل کے لیے کسی کو بھی قتل کرنے میں دریغ نہیں کرتے، جب کہ اسلام کسی کو بھی ناحق قتل کرنے کی کبھی اجازت نہیں دیتا۔ اور اس سلسلے میں عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کا خاص خیال رکھتا ہے، یہاں تک کہ میدان جنگ میں بھی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے قتل سے منع کرتا ہے خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہوں۔

● حدیث شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ".[٤]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو دیکھا کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے تو آپ نے صاف اور واضح انداز میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

● امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے نقل کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا:

[١] مسند أبي بكر للمروزى ، ابن عمر عن أبي بكر رضي الله عنهما، رقم الحديث: ٢١، المكتبة الشاملة.

[٢] سنن أبي داود،باب في كراهية حرق العدو، رقم الحديث :٢٦٧٥، المكتبة الشاملة.

[٣] سنن أبي داود، باب في كراهية حرق العدو، رقم الحديث :٢٦٧٧، المكتبة الشاملة.

[٤] صحيح البخارى ، باب قتل النساء فى الحرب، رقم الحديث:٢٧٩٢، المكتبة الشاملة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ .[۱] بے شک اللہ کے رسول ﷺ دشمنوں کے بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے؛ لہٰذا تم بھی بچوں کو قتل نہ کرنا۔

● امام ابوداؤد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ".[۲]

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جاؤ، اسی سے مدد حاصل کرنا اور اس کے رسول کے دین پر مضبوطی سے قائم رہنا، نہ کسی بوڑھے کو قتل کرنا، نہ کسی شیر خوار بچے کو، نہ کسی نابالغ کو، نہ کسی عورت کو۔ خیانت نہ کرنا، سب لوگ مل کر مال غنیمت جمع کرنا اور اصلاح کی کوشش کرنا اور احسان کرنا، بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

## خودکشی کرنے کی ممانعت اور اس کا انجام:

مذہب اسلام قتل وغارت گری اور فساد وخوں ریزی سے انسانوں کو کس قدر محفوظ رکھنا چاہتا ہے، اس کا اندازہ اس کی واضح تعلیمات سے کیا جاسکتا ہے، یہ جس طرح دوسروں کا خون بہانے کی اجازت نہیں دیتا ہے، اسی طرح خود اپنا خون بہانے سے بھی روکتا ہے، جس طرح بمباری کر کے دوسروں کو قتل کرنے سے منع کرتا ہے، اسی طرح خودکشی کرنے اور خودکش حملوں سے بھی دور رہنے کی تلقین کرتا ہے اور انھیں اس برے اور ناپسندیدہ عمل کا دردناک عذاب سناتا ہے۔

● قرآن کریم میں ہے: وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ [۳] اور اپنی جانیں قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔[٤] ——— اس آیت کریمہ میں بڑے واضح انداز میں خودکشی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

● اسی میں دوسرے مقام پر ہے: وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ [٥] اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو، اور بھلائی والے ہوجاؤ، بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔[٦] ——— اس آیت مبارکہ میں کسی طرح بھی خود کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے، خواہ بے ہتھیار میدان جنگ میں جانا ہو، یا زہر کھانا ہو، یا خودکشی کرنا ہو۔

● حدیث شریف میں ہے: "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا".[۷]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے خود کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرلیا تو وہ جہنم میں جائے گا، اس میں خود کو گراتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہے گا، اور جس نے زہر کھا کر خود کو ختم کرلیا تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم میں بھی کھاتا رہے گا، اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہے گا، اور جس نے اپنے آپ کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ

[۱] الصحيح لمسلم، بَاب النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ ،رقم الحديث : ٣٣٧٧، المكتبة الشاملة.

[۲] سنن أبي داؤد، باب في دعاء المشركين، رقم الحديث : ٢٦١٦، المكتبة الشاملة.

[۳] پارہ:۵، النساء:۴، آیت:۲۹۔

[٤] كنز الايمان فی ترجمة القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔

[٥] پارہ:۲، البقرۃ:۲، آیت:۱۹۵۔

[٦] كنز الايمان فی ترجمة القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔

[۷] صحيح البخاری، بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيثِ، رقم الحديث: ٥٧٧٨، المكتبة الشاملة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔

● ایک حدیث پاک میں اس طرح ہے: "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ".[۱]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پھانسی لگا کر اپنی جان دے دیتا ہے وہ جہنم میں پھانسی لگا کر اپنی جان دیتا رہے گا، اور جو شخص نیزہ مار کر خود کو ہلاک کر لیتا ہے وہ جہنم میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔

● ایک دوسری حدیث میں ہے: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا، عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ".[۲]

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی چیز سے دنیا میں خودکشی کی تو اسے بروز قیامت جہنم کی آگ میں اسی کے ذریعہ عذاب دیا جائے گا۔

## اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی:

آج دہشت گردوں کا ایک گروہ ہندوستانی قانون کو پامال کرتے ہوئے عام انسانوں کی مذہبی آزادی بھی سلب کرنا چاہتا ہے، اور اپنے طور پر لوگوں کو ہراساں کرتا ہے، دھمکیاں دیتا ہے اور تبدیلی مذہب کے سلسلے میں طرح طرح کے جبر و تشدد کا مظاہرہ کرتا ہے، جب کہ مذہب اسلام کا حال یہ ہے کہ وہ کسی شخص کو بھی مسلمان بنانے کے لیے جبر و اکراہ کی اجازت نہیں دیتا ہے، بلکہ اگر لوگ فتنہ و فساد سے دور رہیں تو وہ ہر کسی کو اپنے اپنے مذہب کے رسم و رواج کے مطابق زندگی گزارنے کا پورا حق دیتا ہے۔

● قرآن کریم میں ہے: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۟ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔ [۳] کچھ زبردستی نہیں دین (اسلام) میں، بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے۔[٤]

حافظ اسماعیل بن عمر بن کثیر قرشی، بصری ثم دمشقی اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"أَيْ لَا تُكْرِهُوا أَحَدًا عَلَى الدُّخُولِ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ، فَإِنَّهُ بَيِّنٌ وَاضِحٌ، جَلِيٌّ دَلَائِلُهُ وَبَرَاهِينُهُ، لَا يَحْتَاجُ إِلَى أَنْ يُكْرَهَ أَحَدٌ عَلَى الدُّخُولِ فِيهِ".[٥]

یعنی تم کسی کو دین اسلام میں داخل ہونے پر مجبور نہ کرو؛ کیوں کہ یہ دین واضح اور روشن ہے، اس کے دلائل و براہین نمایاں ہیں، یہ دین اس کا محتاج نہیں کہ کسی کو اس میں داخل ہونے پر مجبور کیا جائے۔

● ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ [٦] اور اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے، تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں۔[۷]

اس آیت مبارکہ میں رب کریم نے کسی کو زبردستی اسلام میں داخل کرنے سے منع فرما دیا ہے؛ اس لیے کہ ایمان صرف زبان سے کلمہ پڑھنے کا نام نہیں ہے، بلکہ دل سے اس کی تصدیق ضروری ہے اور جبر و اکراہ سے تصدیقِ قلبی حاصل نہیں ہوتی۔

---

[۱] صحیح البخاری، بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ، رقم الحدیث: ۱۳٦٥، المکتبۃ الشاملۃ.

[۲] الجامع الصحیح للسنن والمسانید، باب الاِنْتِحَارُ مِنَ الْكَبَائِرِ، ج٥، ص ۱۲۱، المکتبۃ الشاملۃ.

[۳] پارہ: ۳، البقرۃ: ۲، آیت: ۲٥٦۔

[٤] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔

[٥] تفسیر ابن کثیر، ج۱، ص ٥۲۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان.

[٦] پارہ: ۱۱، یونس: ۱۰، آیت: ۹۹۔

[۷] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



● مذہبِ سلام نے امن پسند غیر مسلم شہریوں کے لیے کس قدر مذہبی آزادی فراہم کی ہے اس کا اندازہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس "امان نامہ" سے لگایا جاسکتا ہے جو انھوں نے اہل قدس کے لیے تیار کرایا تھا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . هٰذَا مَا أَعْطىٰ عَبْدُاللهِ عُمَرُ أَمِيْرُ الْمُـؤْمِنِيْنَ أَهْلَ إِيْلِيَاءَ مِنَ الْأَمَانِ ، أَعْطَاهُمْ أَمَاناً لِأَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَلِكَنَائِسِهِمْ وَصُلْبَانِهِمْ وَسَقِيْمِهَا وَبَرِيْئِهَا وَسَائِرِ مِلَّتِهَا ، أَنَّهٗ لَا تُسْكَنُ كَنَائِسُهُمْ وَلَا تُهْدَمُ وَلَا يُنْتَقَصُ مِنْهَا وَلَا مِنْ حَيِّزِهَا وَلَا مِنْ صَلِيْبِهِمْ وَلَا مِنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ ، وَلَا يُكْرَهُوْنَ عَلىٰ دِيْنِهِمْ ، وَلَا يُضَارُّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ ، وَلَا يُسْكَنُ بِإِيْلِيَاءَ مَعَهُمْ أَحَدٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ ، وَعَلىٰ أَهْلِ إِيْلِيَاءَ أَن يُّعْطُوْا الْجِزْيَةَ كَمَا يُعْطِي أَهْلُ الْمَدَائِنِ".[۱]

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔ یہ وہ امان ہے جسے اللہ کے بندے، امیر المؤمنین، عمر بن خطاب نے اہل ایلیا کو دی۔ ان کی جان، ان کے مال، ان کے کلیسا اور ان کی صلیبوں کو امان دی گئی، ایلیا کے بیمار اور صحت مند، بلکہ وہاں کے تمام فرقوں کو امان دی گئی۔ نہ ان کی عبادت گاہوں میں رہائش اختیار کی جائے، نہ انھیں گرایا جائے، نہ ان میں یا ان کی جگہوں میں کمی کی جائے، یوں ہی نہ ان کی صلیبوں میں کمی کی جائے، نہ ان کے اموال میں کمی کی جائے، نہ ہی کسی کو اپنا دین چھوڑنے پر مجبور کیا جائے، نہ ان میں سے کسی کو تکلیف دی جائے، نہ ان کے ساتھ یہودیوں میں سے کسی کو ٹھہرایا جائے (کیوں کہ اس زمانہ میں مسیحیوں اور یہودیوں میں بڑی عداوت تھی) اور اہل ایلیا پر لازم ہے کہ وہ ٹیکس ادا کریں جس طرح اہل مدائن ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

## دہشت گردی اور اس کی سزا:

دہشت گردی دورِ حاضر کی جدید اصطلاح ہے، اس کے متعلق صدر اسلام میں کوئی بحث نہیں ہوئی ہے، لیکن آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ اور عباراتِ فقہا میں ایسی تعبیرات ملتی ہیں جن معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات کے خلاف آواز بلند کرنا اور فساد فی الارض مثلاً لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کرنا، کسی پر ظلم و ستم ڈھانا، ڈاکہ زنی یا فساد و خوں ریزی کرنا، قتل و غارت گری کرنا یا کسی کی عزت و آبرو پر دست درازی کرنا اور اس طرح کا ہر کام "دہشت گردی" کہلاتا ہے۔

مذہب اسلام "دہشت گردی" کو بہت بڑا جرم قرار دیتا ہے؛ اسی لیے قانون اسلام نے دنیا میں دہشت گردوں کی ایسی سخت سزا مقرر فرمائی ہے جس کی مثال کسی اور قانون میں نظر نہیں آتی، ساتھ ہی دہشت گردوں کو عذاب آخرت کی وعید بھی سنائی؛ تاکہ کوئی بھی صاحبِ عقل و خرد "دہشت گردی" کی راہ نہ اپنائے اور نہ ہی "دہشت گردوں" کی جماعت میں شامل ہو۔

● قرآن کریم میں ہے: اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ [۲]

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور مُلک میں فساد کرتے پھرتے ہیں، ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں، یا سولی دیئے جائیں، یا اُن کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں، یا (وطن کی) زمین سے دور (ملک بدر) کر دیئے جائیں، یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کے لیے بڑا عذاب، مگر وہ جنھوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ، تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔[۳]

● اس کی تفسیر میں امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ فِيْ فِئَةِ الْإِسْلَامِ،

[۱] تاریخ الأمم والملوك للإمام الطبری، ذکر فتح بیت المقدس، ج ۲، ص ۴۴۹، دار الکتب العلمية، بیروت.

[۲] پارہ:۶، المائدہ:۵، آیت:۳۳، ۳۴۔

[۳] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، بریلوی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَأَخَافَ السَّبِيلَ، ثُمَّ ظُفِرَ بِهِ وَقُدِرَ عَلَيْهِ فَإِمَامُ الْمُسْلِمِينَ فِيهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَتَلَهُ وَإِنْ شَاءَ صَلَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ ، وَكَذَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَمُجَاهِدٌ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَالضَّحَّاكُ .[۱]

جس نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھایا اور اپنی دہشت گردی کی وجہ سے راستہ کو غیر محفوظ بنایا، پھر اس دہشت گرد پر قابو پالیا گیا اور اسے گرفتار کرلیا گیا تو مسلمانوں کے حاکم کو اختیار ہے چاہے تو تلوار سے اس کا سر قلم کردے، یا پھانسی دے، یا اس کا ہاتھ پاؤں کاٹ دے۔اسی طرح سعید بن مسیب، مجاہد، عطا، حسن بصری، ابراہیم نخعی اور ضحاک نے بیان کیا ہے۔

● ابوحفص سراج الدین عمر بن علی حنبلی فرماتے ہیں: قَالَ: {وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ} إِمَّا بِالدُّعَاءِ إِلَى غَيْرِ دِيْنِ اللهِ وَإِمَّا بِالظُّلْمِ كَمَا فِي النُّفُوْسِ وَالْأَمْوَالِ وَتَخْرِيْبِ الْبِلَادِ".[۲]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور وہ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں" اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی طرف جبراً دعوت دینے سے، یا لوگوں کی جان و مال پر ظلم ستم کرنے اور ملک میں تخریب کاری سے۔

اس تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ جان و مال لوٹنے کے علاوہ اسلام سے ہٹ کر اپنے خود ساختہ عقائد کی طرف جبراً دعوت دینا بھی فساد فی الارض کے زمرے میں آتا ہے اور یہ بھی ایک قسم کی دہشت گردی ہے۔

● فقہ مالکی کی کتاب "الکافی فی فقه أهل المدينة" میں ہے:

"كُلُّ مَنْ قَطَعَ السُّبُلَ وَأَخَافَهَا ، وَسَعَى فِي الْأَرْضِ فَسَاداً بِأَخْذِ الْمَالِ وَاسْتِبَاحَةِ الدِّمَاءِ ، وَهَتَكَ مَا حَرَّمَ اللهُ هَتْكَهُ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ فَهُوَ مُحَارِبٌ دَاخِلٌ تَحْتَ حُكْمِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْمُحَارِبِيْنَ(الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا)سَوَاءٌ كَانَ مُسْلِماً أَوْ كَافِراً ، حُرّاً أَوْ عَبْداً، وَسَوَاءٌ وَصَلَ إِلَى مَا أَرَادَ مِنْ أَخْذِ الْأَمْوَالِ وَالْقَتْلِ أَوْ لَمْ يَصِلْ ، وَقَدْ قَرَنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّعْيَ بِالْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ بِقَتْلِ النَّفْسِ الَّتِيْ مَنْ قَتَلَهَا كَانَ كَمَنْ قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعاً ، فَمَنْ كَانَتْ هٰذِهِ حَالَتَهُ فَعَلَى الْإِمَامِ طَلَبُهُ بِكُلِّ مَا يُمْكِنُهُ أَنْ يَّقْدِرَ عَلَى أَخْذِهِ ، فَإِنْ أَخَذَهُ كَانَ فِيْهِ مُخَيَّراً عَلَى الْاِجْتِهَادِ فِيْمَا يَكُوْنُ لَهُ أَرْدَعَ وَأَشَدَّ تَشْرِيْداً لِمَنْ خَلْفَهُ عَلَى حَسَبِ مَا رَأَى مِنْ فِعْلِهِ بَيْنَ قَتْلِهِ ثُمَّ صَلْبِهِ ، أَوْ صَلْبِهِ حَيّاً ، أَوْ ضَرْبِ عُنُقِهِ قَتَلَ أَوْ لَمْ يَقْتُلْ ، أَوْ قَطْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى ، أَوْ ضَرْبِهِ وَحَبْسِهِ فِيْ غَيْرِ الْبَلَدِ الَّذِيْ كَانَ يَقْطَعُ فِيْهِ كَنَفْيِ الزَّانِيْ ، أَوْ فِيْ بَلَدِهِ إِنْ رَأَى الْإِمَامُ حَبْسَهُ".[۳]

ہر وہ شخص جس نے رہزنی کی (ڈاکہ ڈالا) اور خوف و ہراس پیدا کرکے راستوں کو غیر محفوظ بنایا، اور لوٹ مار، قتل وخوں ریزی، اور عزت وآبرو پر دست درازی کرنے کے ذریعہ زمین میں فساد پھیلایا وہ "محارب/ دہشت گرد" ہے اور دہشت گردوں کے سلسلے میں اللہ جل شانہ کے اس حکم " الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا " کے تحت داخل ہے، خواہ وہ دہشت گرد مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو، آزاد ہو یا غلام ہو، چاہے وہ اپنے مقصد یعنی لوٹ مار اور قتل وغارت گری میں کامیاب ہوا ہو یا ناکام رہ گیا ہو۔اللہ جل شانہ نے "زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش" کو اس محترم جان کے قتل سے مقترن فرمایا ہے جس کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مثل ہے؛ لہذا جس شخص کی یہ حالت ہو اس کی گرفتاری میں حاکم کو حتی الوسع پوری کوشش کرنا ضروری ہے، پھر اگر اسے گرفتار کرنے میں کامیاب ہوجائے تو حاکم کو اختیار ہوگا کہ اس کے بارے میں جو سخت کاروائی کرنا چاہے کرے کہ وہ دوسروں کے لیے درسِ عبرت ہو، خواہ اسے قتل کرکے سولی پر لٹکادے، یا زندہ ہی سولی پر چڑھادے، یا اس کی گردن ماردے، چاہے اس دہشت گرد نے کسی کو قتل کیا ہو یا نہ کیا ہو، یا اس کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ دے، یا اس کی پٹائی کرکے کسی دوسرے شہر میں قید کردے جیسے زانی (عصمت دری کرنے والے) کو دوسرے شہر میں قید کیا جاتا ہے، یا اگر مناسب سمجھے تو اسی شہر میں قید کردے۔

---

[۱] تفسير القرآن العظيم لابن كثير ، ج۳، ص ۹۰، دار الكتب العلمية ، بيروت.

[۲] اللباب في علوم الكتاب،ج۱۱، ص ۲۹۸، دار الكتب العلمية، بيروت ، لبنان.

[۳] الكافى فى فقه أهل المدينة،باب حكم المحاربين ، ج۲،ص ۱۰۸۷ ، مكتبة الرياض الحديثة، الرياض، المملكة العربية السعودية.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

**نرمی کرنے کا حکم:**

دہشت گردی اور انتہا پسندی سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا، بلکہ اس کی وجہ سے روزانہ کتنی جانیں ضائع ہوجاتی ہیں اور نہ جانے کتنے گھر تباہ وبرباد ہوجاتے ہیں، بعض ارباب سیاست واقتدار اپنی مشکلات پر قابو پانے کے لیے تشدد میں اضافہ کردیتے ہیں، مگر نتیجہ ان کی امیدوں کے خلاف ہوتا ہے اور حالت یہ ہوجاتی ہے کہ ؎ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اس پالیسی کے خلاف مذہبِ اسلام اپنے ماننے والوں کو امن وسلامتی اور صبر وتحمل کا حکم دیتا ہے اور اپنے مقاصد کی تحصیل کے لیے الفت ومحبت اور نرمی کرنے کی تعلیم دیتا ہے جس سے فتنہ وفساد کے تمام دروازے مسدود ہوتے نظر آتے ہیں۔

- حدیث پاک میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے باہم لطف وکرم اور نرمی ومہربانی کرنے کی تعلیم وترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لاَ يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لاَ يُعْطِيْ عَلَى مَا سِوَاهُ". [١]

اے عائشہ! اللہ جل شانہ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی کرنے پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی کرنے یا نرمی کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ اپنانے پر عطا نہیں فرماتا۔

یہ ایسی پاکیزہ تعلیم ہے جس کی وجہ سے کوئی سلیم العقل مسلمان کبھی دہشت گردی اور انتہا پسندی کی راہ اختیار نہیں کرسکتا، کیوں کہ ہر مسلمان کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ جو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمادیا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے، اس میں کسی قسم کا شک اور شبہہ نہیں کیا جاسکتا، تو جب رب کریم نرمی اور مہربانی کرنے کی صورت میں زیادہ عطا کرتا ہے تو پھر کوئی مسلمان خلق خدا پر سختی اور تشدد کرکے ربِّ کریم کو کیوں کر ناراض کرے گا؟

**خلاصۂ کلام:**

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مذہبِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو امن وسلامتی، خیر وعافیت، الفت ومحبت اور صبر وتحمل کی تعلیم دیتا ہے۔ اور دہشت گردی جیسے برے اور گھناؤنے عمل سے تمام لوگوں کو دور رہنے کی تلقین کرتا ہے، مگر افسوس یہ ہے کہ آج بہت سے شدت پسند مورخین اور تنگ نظر محققین، تعصب وعناد کی عینک لگاکر دین اسلام کی تعلیمات کا تجزیہ کررہے ہیں اور دیدہ ودانستہ غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کرکے اس کی شبیہ بگاڑنے میں لگے ہوئے ہیں؛ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم غیروں کے ظلم وستم، ان کی تحریف وتصحیف اور غلط تعبیر وتشریح کا شکوہ کرنے کے بجائے خود میدان عمل میں اتریں اور دنیا کی تمام زبانوں میں صحیح اسلامی تعلیمات کی اشاعت کریں، مناسب اور متوازن تحریر وتقریر کے ذریعہ چہار دانگ عالم میں اسلام کے تابندہ احکام پہنچائیں، الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کی وساطت سے معترضین کے اعتراضات کا سنجیدہ اور تشفی بخش جواب دیں، ترسیل وتبلیغ کے قدیم وجدید ذرائع سے اقوام عالم کو سچی دینی تعلیمات سے باخبر کریں، غلط پروپیگنڈہ کرنے والوں پر نظر رکھیں اور مناسب موقع پر انھیں دنداں شکن جواب دیں۔ ربِّ کریم ہم تمام مسلمانوں کو توفیق خیر سے شاد کام فرمائے اور ہمشہ صراط مستقیم پر گامزن رکھے۔ آمین بجاه حبيبه سيد المرسلين، عليه وعلىٰ آله الصلاة والتسليم.

ساجد علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی

۲۱/ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ/ ۶/ اکتوبر ۲۰۱۵ء۔ سہ شنبہ

---

[١] الصحيح لمسلم، باب فضل الرفق، رقم الحديث: ٦٧٦٦، المكتبة الشاملة.